بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃِ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب
"تحقیقات" کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

المعروف بہ

تنبیہات

بجواب

تحقیقات

جلد اول

از قلم

پاسبان عظمت حبیب رحمان
مفتی عبد المجید خان سعیدی رضوی
بارک اللہ لہ وعلیہ وفیہ وکل مالہ
صدر شعبہ تدریس افتاء و مہتمم جامعہ غوث اعظم و جامعہ سعیدیہ و خطیب جامع مسجد نوری
رحیم یار خان سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیّدِ عالم ﷺ کی نبوۃ دائمہ مستمرہ کے خلاف تحریر کردہ رسوائے زمانہ کتاب ''**تحقیقات**'' کا علمی، تحقیقی، متین، مسکت، مسقط اور ترکی بہ ترکی جواب

تنبیہات

الاخیار علی التوھّمات باسم التحقیقات فی نبوۃ سیّد الابرار

(صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ وعلی آلہ الاطائب واصحابہ الاطہار)

فی عالمی الحقائق والارواح والذروسائر الادوار

المعروف بہ

تنبیہات ــ بجواب ــ تحقیقات

جلد اوّل

(تفصیل مسئلہ واثبات مدّعا)

از قلم

پاسبان عظمتِ حبیب رحمان **مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی** بارک اللہ لہ وفیہ علیہ وکل مالہٗ

صدر شعبہ تدریس وافتاء ومہتمم جامعہ غوثِ اعظم وجامعہ سعیدیہ وخطیب جامع مسجد نوری

رحیم یار خاں سٹی (پنجاب، پاکستان)

قادریہ پبلشرز ○ کراچی

نام کتاب:　　تنبیہات ــــ بجواب ــــ تحقیقات (جلد اوّل)

مصنف: 　　حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی

پروف ریڈنگ: 　　مولانا محمد احمد قادری مدرس۔ محمد عمران غوری متعلم جامعہ غوثِ اعظم رحیم یار خان

اشاعت نمبر مع تاریخ: حصہ اوّل اشاعت دوم' حصہ دوم اشاعت اوّل۔ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ جون ۲۰۱۴ء

صفحات: 　　۱۰۹۶

ناشر: 　　قادریہ پبلشرز' کراچی

باہتمام: 　　فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا سیّد مظفر حسین شاہ صاحب قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ (کراچی)

کتاب ملنے کے پتے

- کاظمی کتب خانہ (عقب جامعہ غوثِ اعظم' متصل جامع مسجد نوری' شاہی روڈ رحیم یار خان)
- مکتبہ برکات المدینہ (بہادر آباد کراچی)　○ مکتبہ غوثیہ ہول سیل (سبزی منڈی کراچی)
- اویسی بک سٹال (جامع مسجد رضائے مجتبےٰ (پیپلز کالونی' گوجرانوالہ)　○ ضیاء الدین پبلشرز' کھارادر' کراچی
- ادارہ صراطِ مستقیم پبلی کیشنز (۶-۵ مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور)　○ مکتبہ رضویہ' آرام باغ' کراچی
- مکتبہ نوریہ رضویہ (گلبرک-A فیصل آباد)　○ مسلم کتابوی (داتا دربار مارکیٹ لاہور)　○ مکتبہ زاویہ' لاہور
- شبیر برادرز (اردو بازار لاہور)　○ مکتبہ مہریہ کاظمیہ نزد جامعہ انوار العلوم' قذافی چوک (ملتان)
- مکتبہ قادریہ رضویہ لاہور　○ مکتبہ اہل سنت نزد جامعہ عنائتیہ (خانیوال)

سنّت میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت پہلے بالفعل ہوچکنے کے بعد بالقوۃ بن گئی جو پھر بالفعل بنی۔ بالفاظ یہ کسی کا عقیدہ نہیں کہ آپ ﷺ عالم ارواح میں بالفعل نبی بننے کے کچھ عرصہ بعد بالقوۃ نبی ہوگئے تا آنکہ بعد از پیدائش چالیس سال کی عمر شریف میں بالفعل نبی بنے جس کے لیے اتنا بھی کافی ہے کہ وہ اس کی کوئی دلیل مطابقی نہیں لاسکے اور نہ ہی لاسکتے ہیں بے شک مزید طبع آزمائی کر کے دیکھ لیں جب کہ ایسا شخص مبتدع گمراہ ہوتا ہے۔ صحیح حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے "ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار"۔ (سنن ابن ماجہ، صفحہ　مستدرک حاکم، جلد۱، صفحہ ۲۸۸، ۲۹۰ دارمی، جلد۱، صفحہ ۵۷، حدیث نمبر ۹۵۔ شرح السنۃ بغوی، جلد۱، صفحہ ۱۸۱ سنن ابی دواؤد، جلد۲، صفحہ ۲۷۸ وغیرہا)۔

تفصیل کے لیئے ملاحظہ ہو (فقیر کی کتاب مصباح سنّت بجواب راہِ سنّت، جلد۲، صفحہ ۸۳ تا ۱۰۷، طبع قادریہ پبلشرز، کراچی، مطبوعہ ۲۰۰۴ء)۔

نیز فرمایا: "من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھورد"۔ (رواہ الشیخان وغیرھما)

وجہ دوم:

نبوت کے لیئے عالمِ ارواح اور عالمِ اجساد کا فرق بتا کر اسے اس عالم میں غیر مؤثر قرار دینے میں بھی وہ مخترع اور مبتدع ہیں یعنی اس میں بھی ان کا کوئی سلف نہیں پس اس میں بھی وہ اسی تفصیل سے گمراہ ہیں جو وجہِ اوّل میں گزری ہے۔

وجہ سوم:

حضور سیّدِ عالم ﷺ کے قدیم النبوت ہونے پر علماء ظاہر و علماء باطن سب کا اجماع ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ بعض علماء ظاہر اس کے قائل ہیں کہ اس جہان میں حضور کو نبی تو قرار دے دیا اور نبوت سے موصوف بنا دیا گیا تھا مگر آپ کی بعثت اس جہان میں نہ ہوئی تھی یعنی مأمور بالتبلیغ نہ ہوئے تھے جب کہ دیگر اعلیٰ پایہ کے محققین و عرفاء یہ فرماتے ہیں کہ آپ اس جہان میں نبی قرار دیئے جانے کے ساتھ ساتھ ملٰئکہ و ارواح کی طرف مبعوث بھی فرمائے گئے تھے۔ یعنی آپ مأمور بالتبلیغ ہو کر ان کے مربی و مفیض بھی بنائے گئے تھے۔ تفصیل ابھی کچھ پہلے مصنف تحقیقات کی للّٰہیّت کی بحث میں گزری ہے۔ جب کہ اس کے بعد ان میں سے کوئی بھی اس نبوت کے انقطاع کا قائل نہیں بلکہ سب اس کے دوام و بقاء پر متفق ہیں جس کے مصنف تحقیقات قائل نہیں پس اس طرح سے بھی وہ اجماع کے منکر ہو کر گمراہ ہوئے۔

وجہ چہارم:

اکابر ائمہ شان نے حدیث ''کنت نبیا'' کے بمعنی حقیقی ہونے کی تصریح فرمائی تفصیل کے لیے دیکھیے تجلی الیقین صفحہ ازاعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ۔ اور جنہوں نے اس کے مضمون کو تقدیر پر محمول کیا کہ حضور کے اس فرمان کا یہ مقصد ہے کہ میں زمانۂ قبل تخلیق آدم علیہ السلام میں اللہ کی تقدیر میں نبی تھا یا بلفظ دیگر میرا نبی ہونا عنداللہ مقدر تھا' تو انہوں نے اس کلام کا مطلب یہ بیان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کا نبی ہونا اس عالم کے اس حصہ تک مقدر تھا جب تک آپ کو بالفعل نبی نہ بنایا گیا یعنی اس کا چالیس سال کی عمر شریف تک کے عرصہ سے سرے سے تعلق ہی نہیں ہے۔ مکمل مع مالہ و ماعلیہ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کتاب ہٰذا کے باب نہم میں حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی سے منسوب قول کا جواب۔

اس طرح سے حدیث ہٰذا کے بمعنی حقیقی اور بمعنی تقدیر لینے والے حضرات کے درمیان پایا جانے والا اختلاف نزاع لفظی ہوا پس اس جہان سے آپ کے بالدوام نبی ہونے پر سب کا اتفاق و اجماع ہوا۔ مصنف تحقیقات اس حوالہ سے بھی اجماع اہلِ سنّت کے منکر بھی ہونے کی وجہ سے گمراہ ٹھہرے۔

وجہ پنجم:

مصنف تحقیقات خود بھی لکھ چکے ہیں کہ ائمہ شان اس نبوت کے اس قدر دوام واستمرار کے قائل ہیں کہ اس میں سلب وزوال کا شائبہ بھی نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو (تحقیقات' صفحہ ۹۳، ۲۰۷ وغیرہ)۔

بایں ہمہ ان ائمہ سے استناد کرنے کے باوجود انہوں نے اس نبوت کے دوام واستمرار سے کھلا انکار کر دیا ہے۔ چنانچہ ان کے لفظ ہیں کہ ''دنیا والی نبوت کو عالم ارواح والی نبوت کا عین ٹھہرانا اور اس کو اسی کا تسلسل اور دوام ٹھہرانا قطعاً درست نہیں ہے بلکہ وہ علیحدہ ہے اور یہ علیحدہ۔ (تحقیقات' صفحہ ۲۰۹) جس کا گمراہی ہونا واضح ہے۔

وجہ ششم، ہفتم:

ائمہ شان نے تصریح فرمائی ہے کہ نبوت کا نبی سے سلب وزوال نیز نبی کا نبوت سے عزل محال ہے جو سلب وزوال کا قائل ہو' کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے جیسا کہ تمہید امام سالمی' المعتقد علامہ بدایونی' المعتمد فتاویٰ رضویہ امام اہل سنّت' تکمیل الایمان شیخ محقق اور بہارِ شریعت لصدر الشریعہ وغیرہ میں مصرح ہے۔ عبارات باب ہفتم وغیرہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ نیز مصنف تحقیقات سے امام سالمی کی توثیق بھی کچھ پہلے ان کے ''اعترافات'' کے زیر عنوان پیش کی جاچکی ہیں۔

مصنف تحقیقات کے گمراہ ہونے کے خصوصی جزیے:

تکمیل عنوان کے لیۓ اس اختراعی نظریہ میں مصنف تحقیقات کے گمراہ ہونے کے علماء اہل سنّت کے خصوصی جزیۓ اور تصریحات بھی ملاحظہ فرمالیجیۓ۔

امام ابوشکور سالمی حضرت سید صاحب اور علامہ شرف صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے:

آپ فرماتے ہیں: ''کرامیہ میں سے متقشفہ نے کہا کہ نبی قبل وحی نہیں ہوتا مگر معصوم ہوتا ہے اس لیۓ کہ وہ ولی ہوتا ہے''۔ملاحظہ ہو (تمہید' صفحہ ۱۶۶' مترجم اردو بترجمہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت' حضرت مفتی اعظم سید ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ تعالیٰ وبتقدیم حضرت علامہ شرف القادری علیہ الرحمۃ)۔

اقول: بعینہٖ یہی عقیدہ مصنفِ تحقیقات کا ہے کہ آپ ﷺ چالیس سال سے پہلے صرف ولی تھے اور معصوم بھی (تحقیقات' صفحہ ۲۲۹) جب کہ کرامیہ بالاتفاق ایک انتہائی سخت قسم کا گمراہ فرقہ تھا۔نتیجہ واضح ہے کہ مصنف تحقیقات نے یہ اختراعی نظریہ گمراہوں سے لیا ہے۔پس ان کے گمراہ ہونے میں کچھ شبہ نہ رہا۔ایک اور جزئیہ پڑھیۓ:

تلمیذ صدرالشریعہ علامہ مفتی جلال الدین امجدی رحمہ اللہ:

حضرت صاحب بہارِ شریعت کے تلمیذِ رشید علامہ مفتی جلال الدین امجدی رحمہ اللہ تعالیٰ ارقام فرماتے ہیں: ''چالیس سال کی عمر میں مصنب نبوت پر سرفراز ہوۓ' اگر اس کا مطلب یہ ہے تو صحیح ہے کہ چالیس سال کی عمر میں تبلیغ کا حکم ہوا تو حضور نے اعلان نبوت فرمایا۔اور اگر یہ مطلب ہے کہ چالیس سال کی عمر سے پہلے وہ نبی نہیں تھے اور اس سے پہلے کی زندگی' نبوی زندگی نہ تھی تو غلط ہے (الیٰ) حضور ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے بھی نبی تھے''۔

حضرت مفتی صاحب نے اس مقام پر سائل کے متعلق فرمایا ہے کہ: ''وہ جاہل نہیں تو گمراہ ہے' گمراہ نہیں تو جاہل ہے''۔ملاحظہ ہو (فتاویٰ فیض الرسول' جلد اوّل' صفحہ ۱۳' ۱۴' طبع لاہور)۔

اقول: اس سے مصنف تحقیقات کا حکم واضح ہوا کہ جب وہ جاہل نہیں ہیں تو گمراہ ہیں۔ایک اور جزئیہ لیجیۓ:

مولانا پیر محمد چشتی صاحب آف پشاور سے:

مولانا علامہ پیر محمد چشتی صاحب آف پشاور مصنف تحقیقات کے استاذ بھائی اور سلسلہ عالیہ بندیالویہ کے سپوت ہیں۔پچھلے سال مصنف تحقیقات نے قائلین نبوت کی شدید علمی مزاحمت اور گرفت سے پریشان ہو

مزید جزئیہ تمہید سالمی اور حضرت سیّد صاحب اور علامہ شرف صاحب رحمہم اللہ سے

امام سالمی رحمۃ اللہ علیہ" وجعلنی نبیا "کو دلیل بناتے ہوئے فرماتے ہیں: "نبی بالغ ہونے اور وحی کے نازل ہونے سے قبل بھی اسی طرح ہی نبی ہوتا ہے جس طرح کہ بالغ ہونے اور وحی کے نزول کے بعد نبی ہوتا ہے۔

نیز اسی آیت کو دلیل میں لا کر اہلِ سنّت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اہل سنّت و جماعت فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام قبل وحی انبیاء ہوتے ہیں اور معصوم واجب العصمۃ۔ اور رسول قبل وحی رسول و نبی ہوتا ہے اور مأمون (الیٰ) دلیل اس کی اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کا قول ہے عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دی اور تصدیق فرمائی جب کہ وہ مہد پرورش میں تھے قال انی عبداللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا (الیٰ) اور معلوم ہے کہ بچوں کو وحی نہیں ہوتی اور کتاب نہیں ملتی مگر نبی ورسول کو۔ یہ نص قطعی ہے بغیر تأویل وتعریض کے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ ملاحظہ ہو (تمہید صفحہ ۱۶۶٬۱۶۵ بہ ترجمہ حضرت سیّد صاحب علیہ الرحمۃ طبع فرید بک سٹال لاہور) بتقدیم علامہ شرف صاحب)۔

یہ عبارات اپنے اس مفہوم میں واضح ہیں کہ امام سالمی خلیفہ اعلیٰ حضرت اور علامہ شرف صاحب رحمہم اللہ کے نزدیک ہر نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے جس کے نبی ہونے میں قبل اعلان اور بعد اعلان کے زمانہ میں کوئی فرق نہیں حضور کا مقام تو سب سے اونچا ہے۔ ﷺ۔

اس میں نبی کے بچپن والی نبوت کے منکر کو ایسا کافر قرار دیا گیا ہے کہ جس کے کفر میں کچھ شک نہیں اور نہ ہی کسی تأویل کی گنجائش ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہی نبوت مراد ہے جو عالم ارواح میں انہیں عطا کی گئی تھی اور اسے اہل سنّت و جماعت کا عقیدہ کہا گیا ہے جس میں کسی کا استثناء مذکور نہیں پس یہ اہلِ سنّت کا اجماعی مسئلہ ہوا جب کہ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ سیّد عبدالرحمٰن اور خلیل العلماء مفتی محمد خلیل خاں علیہم الرحمۃ والرضوان سے ابھی گزرا ہے کہ اہلِ سنّت و جماعت کے اجماعی مسائل کا منکر گمراہ اور بد مذہب ہوتا ہے جس کے بعد مصنف تحقیقات کے اس حکم شرعی میں کچھ شبہ نہیں رہتا کہ وہ اور اس میں ان کے